نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۲

نمبر ۲۵ جلد ۴ | لودیانہ ۲۳ جون ۱۸۷۶ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل ×

میرا نہیں ہے کوئی مددگار یا مسیح
تو ہی ہے ہم سبھونکا مددگار یا مسیح

اب سے بخبر شتاب نہ کر بار یا مسیح
فریاد میری تجھ سے ہے ہر بار یا مسیح

تیرے بغیر کوئی نہیں یار یا مسیح
بندہ ہوں تیرے در کا گنہگار یا مسیح

توہی ہے عاصیوں کا خریدار یا مسیح
اذبسکہ ہوں گنہ میں گرفتار یا مسیح

کرتا ہے عاصیوں کو تو ہی پیار یا مسیح
ہم عاصیوں کی تجھ سے ہے گفتار یا مسیح

تیری طرف سبھونکی ہے رفتار یا مسیح
کرتا ہوں میں گناہوں کا اقرار یا مسیح

شیطان مجھ سے کرتا ہے تکرار یا مسیح
روح القدس کی دے مجھے تلوار یا مسیح

عاصی کو ہے فقط توہی درکار یا مسیح
تجھ بن کریگا کون مجھے پار یا مسیح

نورافشاں

اخبار خیر خواہ عالم دہلی میں اخبار عالم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۳ مئی سنہ حال کو عمارت ایکسی ٹرہال واقع دار السلطنت لنڈن میں چرچ مشنری سوسائٹی کا ایک جلسہ سالانہ حسب معمول منعقد ہوا۔ ارل اف چی چسٹر صاحب میر مجلس تھے صاحب سکرٹری جلسہ نے ایک رپوٹ اس مضمون کی حاضرین جلسہ کو سنائی کہ اس سوسائٹی کے کاروبار انجام دینے کیواسطے ایک سو نو اسٹیشن یعنے جگہہ کاروبار جاری ہونے کی مقرر ہیں۔ اس سوسائٹی میں دو سو گیارہ انگریز پادری اور ایکسو اکیاسی غیر ملک کے آدمی پادری ہیں ۲۰ سوا اسکول ماسٹر اور عورتیں اور وعظ کرنیوالے پادری دو ہزار چار سو گیارہ ہیں *

سال گذشتہ میں آمدنی اسکی اُنیس لاکھ اکیاون ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ کی ہوئی اور خرچ اُنیس لاکھ اسّی ہزار آٹھ سو تیس روپیہ کا ہوا جو خرچ آمدنی سے زیادہ صرف ہوا وہ جنرل فنڈ کے صیغہ سے ہوا ہے۔ دریں ولا اس سوسائٹی نے واسطے ترقی

مذہب عیسوی ملک افریقہ کے ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ خرچ کیا ہے اور یہ پادری اُسطرف کو روانہ ہوئے ہیں +

سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے یہہ وعدہ کیا ہے کہ قوم سانتھل واقع ملک بنگالہ میں جو ہر ایک اسٹیشن اس ہوسائٹی کیطرف سے مقرر ہوگا فی اسٹیشن میں اپنے پاس سے ایک ہزار روپیہ دونگا +

—— صاحب اخبار وکیل ہندوستان تحریر فرماتے ہیں کہ آجکل قرضہ ہندوستان پر بڑھتا جاتا ہے ایک پارلیمنٹ کا نقشہ دیکھنے میں آیا اُس سے معلوم ہوا کہ بموجب ایکٹ پارلیمنٹ کے جو قرضہ انگلستان میں لیا جاویگا وہ جس مقاصد کے فایدہ کے واسطے لیا جاویگا اُسی مقام خاص سے ادا کیا جاویگا - اسم ٹھی ختنہ تک کل ہند کے قرضہ کی میزان چار کرور ستانوہ لاکھ ستانوہ ہزار تینتیس پونڈ ہی گذشتہ میں بارہ لاکھ پونڈ کا قرضہ ہندوستان پر زیادہ ہوا ہے اور یہہ بارہ لاکھ پونڈ بحساب فیصدی چار روپیہ سود کے لیا گیا ہے اور بارہ لاکھ چھ ہزار دو سو اٹھانوہ پونڈ بوجہ کم ہوجانے نرخ ایکسچینج کے قرض لئے گئے لیکن جب یہہ نرخ درست ہوجاویگا تو یہہ قرضہ بہت جلد ادا ہوجاویگا تیس ہزار پونڈ اور قرض لینیکی بھی خبر ہے +

—— جو سلیکٹ کمیٹی دربار عام نے اس غرض سے مقرر کی تھی کہ وہ چاندی کے نرخ کے گھٹ جانیکی نسبت تحقیقات کرے اُسکی کارروائی اب ختم ہوگئی ہے اور عنقریب اُسکی رپوٹ مشتہر ہونیوالی ہے +

—— ہم صیغہ منقولات میں درج کرچکے ہیں کہ خان قلات کو میجر سینڈمن صاحب جو گورنمنٹ کیطرف سے بطور سفارت کے مقام مستنگ میں مقیم ہیں ملاقات سے انکار ہے مگر اب ہمکو معلوم ہوا کہ خان قلات ۱۳ مئی کو بمقام مستنگ میجر سینڈمن صاحب کے کمپ میں تشریف فرما ہوئے اُنمیں ۱۹ ضلک توپ سے انکا استقبال کیا گیا ایک اور بڑا قافلہ آٹھ سو پچاس شترونکا جسپر ریشم و دیگر اشیاء تجارتی لدی ہوئی تھی بانتظام معمولی قندھار کیطرف روانہ کیا گیا - سرداران فرنگلگر نے میجر صاحب ممدوح سے استدعا کی ہے کہ آپ مثل سوتیاں قافلہ کے جاری کرنے میں جو ہمارے ملک میں واقع ہے ہماری مدد کریں +

یقین ہے کہ اب امور متنازعہ کا فیصلہ عنقریب بسہولیت ہوجاویگا اور جنگ وغیرہ کی جیسا کہ تصور کیا گیا تھا ضرورت نہ ہوگی

—— ہم ہفتہ گذشتہ میں تحریر کرچکے ہیں کہ سلطان مراد آفندی والئے روم نے ایک اعلان باغیوں کی نسبت بدیں مضمون جاری کیا تھا کہ میں چھہ ہفتے کی مہلت دیتا ہوں کہ باغی صلح پر آجاویں بعد چھہ ہفتے گذرانا چاہے اسی میعاد میں گذارش کرے اب ہمکو اخبار فرینڈ آف انڈیا سے معلوم ہوا کہ باغیوں نے اُس فرمان کو نامنظور کیا اور کسی قسم کی التجا سلطان مراد آفندی سے نہیں کی باغیوں کو بخوبی معلوم ہے کہ ترک پھر غالب نہیں آسکتے کیونکہ چند بار ترک شکست فاش کھاچکے ہیں اب حالات ترکستان کے پھر کچھہ بگڑے ہوئے معلوم دیتے ہیں سوا اسکے سرویہ والے دلی ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم باغیوں کے معاون ہوکر ترکوں سے لڑیں - اگر انگلستان جرمن فرانس وغیرہ سرویہ والوں کو نہ روکتے تو اب تک ضرور وے باغیوں میں شامل ہوجاتے - بعض لوگونکا گمان ہے کہ روس ظاہر بطور سلطان سے خوش ہے مگر باطن میں بیخ کنی کو طیار ہے اور روس کے ایلچی خفیہ طور سے باغیوں کو صلاح و مشورہ دیتے رہتے ہیں — اگر سلطنت روم کا یہہ حال رہا تو کچھہ دنوں میں حال دیگرگوں ہوجاویگا اور اس سلطنت کا قایم رہنا مشکل ہوگا +

—— چونکہ سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی کی نسبت لکھا گیا کہ یہہ سر ماہ میں ولایت تشریف لیجاوینگے اور پھر واپس آوینگے - اب تو یوں یہہ مسموع ہوا کہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب گورنر بنگال و سر شیورٹ بیلی صاحب ولایت جاوینگے اور پھر یہہ بھی واپس نہیں آئینگے اگر یہہ سچ ہے تو دیکھئے کون کون صاحب انکی جگہ مقرر ہوں +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی اور بختیا کا انبالہ میں پہنچنا

بالفرض اگر ایسی تیاریاں ہو بھی چکی ہوں بعض نا عاقبت اندیشوں کے زمرے بندھ بھی گئے ہوں اور تمہیں اُنہوں نے ہی ایلچی بناکے اس ملک میں بھیجا ہو اور آپ نے بھی اس کام کا بیڑا اُٹھا کے پنجاب کے بہکانیکی نیت باندھ لی ہو تو اب بھی اپنے دل کو بدل ڈالو اس خام سودا کو سر سے نکال ڈالو اپنے آپ اپنی آل و اولاد اپنے خویش و اقارب اور اپنے ہموطنوں پر رحم کھاؤ باز آؤ باز آؤ پشیمانی اس مقصد میں تمہاری بہتری میں داخل ہوگی اور اسوقت کا سمجھنا تمہارے لئے سعادت سے بہتر صبح کا بھولا اگر شام کو بھی لوٹ آوے تو اُسے بھولا نہیں کہتے سے بھولا اُسے نہ جانئے جو سانجھہ پڑی گھر آئے جو اگر سندھ کے دروازے پر سے بھی لوٹ آوے تو وہ خدا کے حضور صادق گنا جاسکتا ہے گو کہ پہلے نیت اُسکی چوری کی تھی مگر جب اپنی نیت پر غم کھاوا اور اپنے کئے پر پچھتا کے پھر اپنے خالق کے سامنے نہایت عاجزی کے سانحہ عفو کا خواستگار ہوا تو وہ بیشک بخشش کا مستحق ہے کیونکہ یہہ کہا گیا ہے کہ تائب کا درجہ راستباز کے درجہ سے کچھہ کم نہیں میں اپنے طالب علمی کے زمانہ میں اکثر ایسے ہی زبانی سنا کرتا تھا کہ آدمی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو ذاتی نیک ہیں ہر وقت نیک کام کرتے ہیں اور نیکی پسند کرتے ہیں اور نیکی کے سوا کبھی برائی کے مرتکب نہیں ہوتے اور اپنے خالق کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمیشہ بے عیب چلنے میں کوشش کرتے ہیں سو اس قسم کے آدمی کبھی نظر نہیں آئے اور نہ ایسا ہونا آسان سمجھا جاتا ہے دوسرا قسم جسکے آدمی بیشک بدکار ہیں مگر اپنی بدکاریوں سے جب آگاہ ہوکر

ادھر سے اپنا دل پھیر لینے خدا کے سامھنے اپنے گناہ کا اقرار کر کے نہایت فروتنی سے معافی مانگتے اور اُسکی بخشش سے مطمئن ہو کر لازوال اور دائمی خوشی حاصل کرتے ہیں وہ بھی اُس پہلے درجہ والوں سے کچھہ کم نہیں سمجھے جاتے سو بھائی میری دلی تمنا یہہ ہی کہ آپ اس کام سے دست بردار ہو دیں اس ارادہ سے باز آویں اور اس خیال کو یک لخت دل سے اُٹھا دیں یہہ کہتے پھرنا کچھہ ضرور نہیں کہ ہم فلانے کام کے لئے یہاں آئے تھے اور اب بخلاف اُسکے یوں کرنا چاہتے ہیں بلکہ پوری نیک نیتی اور دلی الفت کے ساتھہ اپنے آپ اپنے یار دوست اپنے قوم اور اپنے ملک کی بہبودی میں ہم تن کوشش کرنی چاہئے جبکہ ایک دوسرے کی فایدہ رسانی ہماری زندگی کا بھاری فرض ہی تو حتی الامکان اُسکی بجا آوری سے غافل نہ رہنا چاہئے بلکہ اپنی اغراض پر دوسرونکی غرضیں مقدم سمجھکر خالق اور مخلوق دونونکی خوشنودیکا مورد بننا چاہئے - وزیر علی نے کہا حقیقت میں آپکی کلام پر تاثیر ہی اور ایک ایک لفظ آپکا سامعین کے دل پر بشرطیکہ تعصب کی کدورت سے پاک ہو ایک عمدہ اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا میں آج آپ کے پاس سچ سچ کہتا ہوں کہ میں اپنے اس متعلقہ کام سے کبھی خوش نہیں ہوا گو حسب موقعہ بجا لاتا مجبوری اسکی پیروی سے باز نہیں رہا تاہم میری کارروائی کچھہ دلی منشا کے ساتھہ نہتی اور یہی وجہ ہی کہ جیسا چاہئے تھا میں اُسکو سرانجام ہی نہیں کر سکا اب یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ انبالہ چلتے ہی اپنے دوستوں کو اس مضمون کا خط لکھوں کہ میری کوششیں اس کام میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہوئیں اور نہ ہوتیں نظر آتی ہیں اور اگر آپ لوگونکو ضرورت ہو تو کسی اور صاحب کو اس کام پر تعین فرمایئے اور مجھکو معاف رکھئے اس قسم کی تحریر سے اگر اور کچھہ نہ بھی ہو میری سرخروئی تو بہر حال ظاہر ہی - بختیار نے کہا یہہ لکھنا کہ میری جگہہ کسی اور کو مقرر فرماؤ میری نظر میں ایسا ہی گناہ ہی جیسا کہ آپ ایک جرم کے ارتکاب سے بچنا اور دوسرے کو اُسکے مرتکب ہونیکی ترغیب دینا - حضرت جس چیز کو آپ اپنے حق میں پسند نہیں کرتے وہ دوسرے کے لئے کیوں روا رکھتے ہو اور یہی بات آپکی صاف خود غرضی پر دلالت کرتی ہی جسکی مذمت میں آپ خود بارہا گفتگو کر چکے ہیں سو اگر آپنے ضرور لکھنا ہی ہی تو میری دانست میں اسیقدر کافی ہی کہ مجھسے یہہ کام نہیں ہو سکتا نہ کہ یہہ ترغیب دینا کہ کسی اور آدمیکو بھیجدو - یہی باتیں کرتے تھے کہ پنڈت نے انبالہ چھاونی کی بلند بارگوں اور گرجا گھر کی چوٹی کو دیکھکر خبر دی کہ چھاونی آگئی بختیار نے نہایت خوش ہو کر خدا کا شکر کیا کہ اب سر منزل جلکر آرام کرینگے اور نئے نئے کارخانے دیکھیں گے - اس چھاونی کی شہرت مدت سے سنتے تھے سو شکر ہی کہ آج آنکھوں دیکھینگے سب سے بڑھکر خوشی اسکو اس قسم کے لوگونکے دیکھنے کی تھی جنکی صحبت میں وہ چندے جالندھر میں رہتا رہا مگر رغبت سے اُنکی بات پر کبھی کان نہیں لگایا تھا باتیں اُنکی جواہر سے بھی بڑھکر بیش بہا تھیں مگر یہہ ہی عدم توجہی کے سبب جھگڑا یوں سمجھتا رہا پیچھے جب ہوش آیا اور کسی کسی بات پر غور کیا تو اُنکے مطالب کو مصری خزانوں سے بھی بڑھکر قیمت کا پایا اب دلکو اُسکے اسی امر کی زیادہ کشش تھی کہ بیشک اُسی گروہ کا آدمی کوئی نہ کوئی یہاں پر ملیگا اُسکی صحبت میں چندے بسر کرونگا اور اپنی باتیں جو میری سمجھہ میں نہیں آئیں اُنسے پوچھونگا اور شافی جواب پاکر دل بیقرار کو تسکین دونگا اسی اثنا میں ایک راستہ بائیں طرف نکلتا دیکھا پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ شہر کا راستہ ہی وہاں پر آپسمیں یہہ گفتگو درپیش ہوئی کہ آیا شہر میں سے ہوتے چلیں یا براہ راست چھاونی میں داخل ہو ویں گو بختیار نے شہر کی بہت سی تکالیف بیان کیں کہ پانی کی وہاں پر نہایت قلت ہی شہر کے اندر کے سب کوئے کھاری ہیں دال تک اُنکے پانی سے نہیں گلتی اور میٹھا پانی اکثر باہر سے آتا اور قیمت سے ہاتھ لگتا ہی صرف ایک فایدہ وہاں مکانکی وسعت کا ہی کیونکہ شہر کی سرا نہایت وسیع ہی اور مسافرونکو عمدہ عمدہ کوٹھریاں حاضر رہتی باسمانی دستیاب ہوتی ہیں مگر وزیر علی نے بہت سی ردوبدل کے بعد شہر کا جانا پسند کیا اور اُسکی منشا پر سب احباب اُدھر کو چل پڑے ۔ باقی آیندہ

بنگالہ کا قحط اور پارلیمنٹ

جو قحط ملک بنگال میں درمیان ۷۳-۷۴ء کے ہوا تھا اُسکے خرچ کی نسبت اہل ہند کو بہت خیال تھا کہ یہہ روپیہ جو اس قحط میں خرچ ہوا ہی اُسکی بابت آجتک پارلیمنٹ میں کچھہ بحث مباحثہ نہیں ہوا لوگوں کے طرح طرح کے خیالات دوڑتے ہیں مگر ہماری سرکار انگلشیہ کے کاروبار ایسے نہیں ہیں کہ جو گپ چپ ہو جاویں اور اہل ہند کو خبر بھی نہ ہو چنانچہ ۲۸ اپریل سنہ ۷۷ء کو بنگالہ کے پچھلے قحط کی بابت دربار عام میں ایک بڑا مباحثہ ہوا یعنی پوٹس ہمتہ صاحب نے خط و کتابت کی جانب پارلیمنٹ کی توجہہ مائل کی جو اس معاملہ کے نسبت ہوم گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کے درمیان ہوئی تھی اور یہہ تحریک کی کہ اس دربار کی رائے یہہ امر پسندیدہ ہی کہ جو قحط ہندوستان میں ہوا تھا اُسکی وجوہات دریافت کرنے اور جو مختلف تدبیریں قحط زدوں کی امداد کیواسطے کی گئیں اُنکی نسبت تحقیقات کرنے کیواسطے ایک کمیٹی مقرر کیجاوے - سنہ ۱۸۷۲ء میں صاحب موصوف نے ہندوستان کی اکثر مقامات کی سیر کی تھی اور اُنکی یہہ رائے تھی کہ البتہ ہندوستان میں قحط تھا مگر جو تدبیریں لوگونکی امداد کیواسطے اختیار کی گئیں تھیں وہ قحط کے اندیشہ کی بہ نسبت جو بہت زیادہ تھیں - یہہ قحط اسوجہ سے پیدا ہوا تھا کہ سنہ ۱۸۷۳ء میں بارش بیوقت ہوئی تھی اور جس زمانہ میں کہ اُسکی بہت ضرورت تھی اُسوقت اُسکی کمی رہی جس چیز کی پیداوار میں نہایت کمی ہوئی - وہ چانول تھا اور ہندوستان کے باشندونکی صرف وہی ایک غذا تھی اور یہہ ایک تعجب کی بات ہی کہ غیر مقامات کو چانول کی روانگی میں کچھہ

کمی نہیں ہوئی پس مسٹر اسمتھ صاحب نے یہہ یقین ظاہر کیا کہ اگر مبلغ دو کروڑ روپیہ اس قحط کے انتظام میں خرچ نہ کئے جاتے تو اُسکا خاطر خواہ دفعیہ ہو جاتا مگر حکام ضلع کی رپورٹوں پر مطلق التفات نہیں کیا اور دفتر ہند نے ہمیشہ صاحب وزیر ہندوستان کو غلہ کے خریدنے کی تاکید کی اور بار برداری اور امدادی کاموں کا انتظام بھی فضول خرچی اور بے احتیاطی کے ساتھہ کیا گیا +

سر جارج کیمبل صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے اس تحریک کی تائید کی اور یہہ رائے بھی دی کہ کسی قسم کی تحقیقات کا کرنا ضرور ہی قحط صرف انہیں مقامات میں ہوا تھا جہاں چانول کی پیداوار کم ہوئی تھی کہ بنگالہ سے باہر کو غلہ کی روانگی بند کیجاوے مگر یہہ تجویز اس وجہ سے نامنظور ہوئی کہ وہ آزادانہ تجارت کے اصول کے برخلاف تھی اسی لئے دو لاکھہ بیس ٹن غلہ ہوگلی سے باہر کو بھیجا گیا اور یہہ ایک ایسی مقدار تھی کہ اُسکے ذریعہ سے لوگ بہت سی تکلیف اور فاقہ کشی سے بچ جاتے اور گورنمنٹ کو غلہ کے منگوانے کی کچھہ ضرورت نہ پڑتی اور اگر میری یہہ تجویز منظور ہو جاتی علاوہ واسطے ہندوستان کے تمام فرقہ اس امر میں متفق تھے کہ باہر کو غلہ کے بھیجنے کی ممانعت کرنی چاہئے میرا تخمینہ یہہ تھا کہ اضلاع قحط زدہ میں دو لاکھہ ٹن غلہ بھیجا جاوے مگر ہوم گورنمنٹ کی تاکید سے رسد میں نہایت اضافہ کیا گیا حالانکہ اُسوقت سب لوگوں کو اس امر میں اتفاق تھا کہ میرا تخمینہ قحط کے دفعیہ کیواسطے کافی ہوتا میری یہہ رائے ہی کہ کسی لیق اور تجربہ کار شخص کو آئندہ کی ہدایت کیواسطے کوئی علم قاعدہ قرار دینا چاہئے اور اس امر کا تصفیہ ہونا چاہئے کہ آیا ہم کو آئندہ سے صرف احتمالی ضرورتوں کا بندوبست کرنا چاہئے تاکہ جن تکلیفوں کا نہایت بعید گمان بھی ہو اُنکے دفعیہ کا بندوبست ہو جاوے +

مسٹر السینٹن صاحب نے اسبات کو ناپسند کیا کہ ہندوستان کے معاملات کی نسبت تحقیقات کرنے کیواسطے جو انگلستان سے تین ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہی دربار عام کی ایک کمیٹی مقرر کیجاوے خصوصاً اس وجہ سے کہ یہہ صرف کثیر اُن احکام کے سبب ہوا تھا جو انگلستان سے صاحب ویسرائے بہادر کے تمام رعایا کی جان بچانے کا بندوبست کرنے کیواسطے بھیجے گئے تھے +

مسٹر وارڈ صاحب نے کمیٹی کے مقرر کرنے کی تجویز کی اس بنا پر تائید کی کہ صاحب ویسرائے بہادر کے اختیارات میں دست اندازی کرتے تھے اور صاحب ممدوح بخلاف اپنی رائے کے زر کثیر صرف کرنے پر آمادہ کئے گئے تھے۔ سر جارج جیل فور صاحب نے یہہ رائے دی کہ تحقیقات کا ہونا ضرور ہی کیونکہ اس سے ہمکو معلوم ہوگا کہ آئندہ سے قحط کا بندوبست کسطرح پر کرنا چاہئے اور جو مباحثہ ہندوستان کے عہدہ داروں کے درمیان اس معاملے کی نسبت ہو رہے ہیں اُنکا تصفیہ ہو جاویگا +

لارڈ جارج ہملٹن صاحب انڈر سیکرٹری ہندوستان نے یہہ بیان کیا کہ صاحب وزیر سلطنت ہند کو یہہ یقین ہو گیا تھا کہ قحط ایک سال سے زیادہ رہیگا اور اسیوجہ سے صاحب ممدوح نے رسد کا زیادہ کرنا اور بہ نسبت اسکے کہ جان کا کچھہ نقصان ہو رسد کا نقصان گوارا کرنا بہتر خیال کیا اور لوگ جو یہہ شکایت کرتے ہیں کہ غلہ کی باربرداری میں نہایت خرچ ہوا اُسکی نسبت صاحب ممدوح نے یہہ فرمایا کہ کوئی بڑا انتظام ایسا نہیں ہی جسمیں بعض آدمی سرکاری روپیہ میں سے اپنے واسطے روپیہ نہ پیدا کرلیں۔ دربار عام نے گورنمنٹ کو اس امر پر آمادہ کرنے میں ہر یک قسم کا رعب وداب ظاہر کیا تھا کہ وہ بنگالہ کے قحط زدوں کی امداد کیواسطے روپیہ صرف کرے چنانچہ اُن لوگوں کی امداد نہایت کامیابی کے ساتھہ ہوگی اب اُس معاملہ کی تحقیقات کیواسطے ایک کمیٹی کا تجویز کرنا گویا گورنمنٹ کے ذمہ الزام لگانا ہو +

مسٹر فاسٹ صاحب نے فرمایا کہ میرے دوست کو جنہوں نے اس کمیٹی کے مقرر کئے جانیکی تحریک کی ہی ہرگز یہہ خیال نہیں ہی کہ گورنمنٹ انگلستان یا لارڈ نارتھہ بروک صاحب کے ذمہ الزام لگایا جاوے اگر یہہ بات سچ ہی کہ جو صرف کثیر اس قحط کے انتظام میں ہوا ہی اُسکا الزام انگریزوں و دربار عام پر ہی تو یہہ ہی وجہ کمیٹی کے مقرر کرنے کیواسطے کافی ہی اور اگر یہہ کمیٹی لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر سے صرف اس بات کے دریافت کرنے کیواسطے مقرر کی جاوے کہ صاحب وزیر سلطنت ہند نے اپنے عہدہ پر مقرر ہونے سے پہلے پندرہ روز بعد کہاں تک اور کس طریقہ سے صاحب ممدوح کی بات پر لحاظ نہیں کیا اور صاحب وزیر سلطنت ہند سے یہہ دریافت کیا جاوے کہ دربار عام اور عوام نے کسطرح پر اُنکی رائے میں دست اندازی کی اور اُن کو ایسے صرف کثیر کی اجازت دینے پر مجبور کیا تو بہی مناسب ہوگا +

مسٹر گرینٹ ڈف صاحب نے اس وجہ سے اُس تحریک سے اختلاف کیا کہ وہ گورنمنٹ کی نسبت بمنزلہ ایک الزام کے تھی اور اگر کمیٹی لارڈ نارتھہ بروک صاحب اور سر جارج کیمبل صاحب اور اور عہدہ داروں کا اظہار لیگی جنکو قحط سے کچھہ تعلق تھا تو اُس سے کچھہ حاصل نہ ہوگا مگر اسیکے ساتھہ صاحب ممدوح نے اس مباحثہ کے شروع ہونے پر اپنی خوشی ظاہر کی کیونکہ اگر خدا نخواستہ پھر کوئی قحط ہو تو اس مباحثہ سے فایدہ ہوگا بعد اسکے دربار عام کے ممبروں نے اس تحریک کی نسبت رائے لیگئی۔ اور اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۴۳ ممبروں نے مسٹر اسمتھ صاحب کی تحریک کی تائید کی اور ۹۴ نے اُس سے اختلاف کیا اور اسیوجہ سے وہ نامنظور رہی +

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس بحث و مباحثہ سے اہل ہند کو بہت فایدہ پہونچیگا کیونکہ اگر پھر کبھی قحط کے آثار بھی معلوم ہوگئے تو جلد اُسکا انتظام کیا جاویگا +

منقولات

کیفیت سفارت قلات

ہم اِس سے ایک یا دو نمبر ماقبل میں لکھ چکے ہیں کہ خان قلات نے میجر سنڈیمن صاحب کی اِس درخواست کو کہ خان ممدوح مقام مستنگ میں آ کر اُنسے ملاقات کریں نامنظور فرمایا۔ اور اُسنے بطریق پیشین گوئی یہہ لکھا تھا کہ یہہ ناممکن ہے خان قلات ہمارے سفیر سے سوائے اپنی دارالامارت کے اور مقام پر ملاقات کریں ٭

اب حال میں جو خبریں لشکرگاہ مستنگ سے مورخہ ۱۲ ماہ گذشتہ کے آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ کپتان ولی صاحب بہادر بہ ناکامیابی مستنگ سے واپس آئے اور خان ممدوح نے باستقلال یہہ کہدیا ہے کہ میں میجر سینڈمین کے ملاقات کیواسطے مستنگ کو نہیں جاؤنگا۔ خان مذکور نے صاف صاف کپتان ولی صاحب بہادر سے کہدیا ہے کہ میجر سینڈمین صاحب کی تمام کاروائیاں بے ترتیبی کے ساتھہ ہوئی ہیں۔ اور اسواسطے یہہ میرے رتبہ سے بعید ہے کہ میں ایک چھوٹے صاحب کی ملاقات کو جاؤں اور پھر اُس حالت میں کہ صاحب ممدوح نے بجائے اسکے کہ سرکش باغیوں کو میری اطاعت کی طرف راغب کرتے اُنہوں نے اُنکو اس امر میں ترغیب دی اور روپیہ سے اُنکی مدد کی۔ اور اُسکے علاوہ قافلہ جات سے محصول جمع کر کے اُن باغی سرداروں کو دیا وہ محصول بایں وجہ کہ میں اِس ملک کا اعلیٰ فرمانروا ہوں مجھکو دینا چاہیے تھا ٭

مختصر یہہ کہ خان موصوف نے میجر سینڈمین صاحب کی سفارت کو قبول نہیں فرمایا۔ اور یہ سفارت اپنے مطالب حاصل کرنے میں ناکامیاب رہی۔ خان کا اصل منشا یہہ ہے کہ یہہ میرے درجہ کے لائق نہیں ہے کہ میں میجر سینڈمین صاحب ایسے ایک چھوٹے افسر سے گفتگو کروں۔ اور جو لوگ کہ فارس اور افغانستان کی راہ و رسم سے واقف ہیں وہ اس معاملہ کو بخوبی سمجھ لیوینگے ٭ خان قلات میجر صاحب مذکور کو فوج کا ایک چھوٹا افسر سمجھ کر یہہ خیال کرتے ہیں کہ مجھ ایسے حاکم کے پاس اِس درجہ کا آدمی اس قابل نہیں ہے کہ سفیر ہو کر آوے۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں جبکہ افسران انگریزی نار نصب کرنیکے واسطے فارس میں متعین کئے گئے تھے تو اُنکو اس بات میں سخت دقت پیش آئی تھی کہ وہاں کے باشندوں کے یہہ امر ذہن نشین کر دیویں کہ ہمارا درجہ ایک معمولی سپاہی سے زیادہ ہے اور نیز اسوقت تک ایسے لوگ موجود ہیں جن کو گورنمنٹ ہند سے اس وقت کو رفع کرنیکے لئے یہہ درخواست کرنا پڑی کہ اُنکو کوئی بڑا درجہ دینا چاہیے صرف کپتان ہونے سے کارروائی نہیں ہو سکتی۔ خان کی یہہ نیت ہے کہ مثل شیر علی خان کے گورنمنٹ انگلشیہ روپیہ اور اسباب جنگ سے مجھے بھی مدد دیوے نہ کہ گورنمنٹ مذکور ایک افسر اپنا اس ملک میں بھیجدیوے اور وہ بغیر میری ملاقات کے محصولات جمع کرے اور میرے سخت دشمنوں سے راہ و رسم کی بنیاد ڈالے اور پھر وہ دشمن کو جو سالہا سال سے میرے نقصان و خرابی کے خواہاں ہیں بملاحظہ تحریر بالا یہہ قیاس کیا جاتا ہے کہ بالفعل کوئی صورت معقول تصفیہ کی نہیں ہے ٭

مستنگ میں ابھی صاحبان متعلقہ مہم سفارت پڑے ہوئے ہیں اور کل حالات گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھے گئے ہیں۔ وہاں سے جواب آنے کا انتظار ہے ٭ از شعلہ طور

موسیٰ اور عیسیٰ کی موافقت

موسیٰ عیسیٰ مسیح کا بہت ہی صاف صاف اور کھلا ہوا نشان تھا۔ چنانچہ اُسنے خود بنی اسرائیل کے سامنے اپنے کو خداوند عیسیٰ مسیح سے نسبت دی جیسا کہ استثنا ۱۸-۱۵ میں مرقوم ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی کان دھر کے سنیو۔ یہہ نبوت عیسیٰ مسیح کے آنیکی ہے ٭

اول یہہ ہے کہ عیسیٰ اور موسیٰ کی پیدایش کی حالت میں بہت موافقت ہے۔ موسیٰ کی پیدایش کے وقت میں مصر کے بادشاہ نے دایوں کو بنی اسرائیل کے سارے بیٹوں کو پیدا ہوتے ہی وقت قتل کرنیکا حکم دیا تھا خروج ۱-۱۶ ویسا ہی مسیح کی پیدایش کیوقت یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس نے بھی ساری بیت اللحم کے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی ہلاکت کا حکم دیا تھا۔ اور جسطرح سے خدا نے فرعون کے سخت حکم قتل سے موسیٰ کو بچایا اُس ہی طرح ہیرودیس کے سخت حکم سے مسیح بھی محفوظ رہا ٭

دوم پھر دونوں یعنے عیسیٰ اور موسیٰ نے محض اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے تئیں پست و نیچ کیا۔ موسیٰ ملک مصر کی سلطنت کا وارث تھا پر خدا کے لوگوں کو بچانیکو اپنی اُس بڑی عزت و حشمت کو پسند نہ کیا بلکہ اُن کے دکھہ درد میں شریک ہونے کو خوش عزت پر فوقیت دی جیسا کہ لکھا ہے ایمان سے موسیٰ نے سیانا ہو کے فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانیسے انکار کیا کہ اُسنے خدا کے لوگوں کے ساتھہ دکھہ اُٹھانا اُس سے زیادہ پسند کیا کہ گناہ کا سکھہ کہ جو چند روزہ ہے حاصل کرے اُسنے مسیح کی لعن طعن کو مصر کے خزانے سے بڑی دولت جانا عبرانی ۱۱-۲۴ ویسا ہی مسیح نے بھی اُس خوشی کے لئے جو اُس کے سامھنے تھی شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دہنے جا بیٹھا عبرانی ۱۲-۲ فلپی ۲-۶ ٭

سیوم دونوں نے غلام اور اسیروں اور مصیبت میں پڑے ہوؤں کو اُنکی غلامی اور مصیبت سے نکالا۔ موسیٰ نے اسرائیل کو

فرعون کے قبضہ اور مصر کی غلامی سے چھوڑایا۔ عیسیٰ مسیح نے اپنے لوگوں کو شیطان کی غلامی اور گناہ کی اسیری سے بچایا۔

چہارم دونوں لوگوں پر خدا کی مرضی اور شریعت ظاہر کی۔ موسیٰ نے نجات کی راہ اعمالوں کے وسیلہ بتلائے اور عیسیٰ مسیح نے فضل کے وسیلے نجات کی راہ دکھلائی جیسا کہ کلام الٰہی خبر دیتا ہے کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل و سچائی یسوع مسیح سے پہونچی۔ یوحنا ۱-۱۷

پنجم دونوں نے خدا اور انسان کے درمیان نبی اور کاہنت کے کام کئے۔ اگرچہ جب خدا اسرائیلیوں پر غصہ ہو کے ان کے برباد کرنے پر ہوا تو موسیٰ نے خدا کے حضور اُنکی سفارش کر کے انکو بچایا۔ سو عیسیٰ مسیح بھی اپنے لوگوں کی سفارش کرتا اور انکو آنیوالے غضب سے بچاتا ہے۔

ششم خدا نے اور موسیٰ نے روبرو بات کی۔ اور چالیس دن تک پہاڑ پر اُس نے ملاقات کی جیسا کہ لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اُٹھا جس سے خداوند اپنے سامنے آشنائی کرتا (استثناء ۳۴-۱۰) اسی طرح سے عیسیٰ مسیح نے خدا سے بات کی۔

ہفتم دونوں نے خدا کیطرف سے لوگوں کے لئے طرح طرح کی بیش قیمت نعمتیں اور برکتیں حاصل کیں چنانچہ موسیٰ نے نہ صرف بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے چھوڑایا بلکہ اُن کے لئے بیابان میں خوراک اور جو کچھ درکار تھا خدا سے سفارش کر کے حاصل کیا۔ سو اسی طرح عیسیٰ مسیح نے اپنے لوگوں کو نہ صرف شیطان اور گناہ کی غلامی سے بچایا بلکہ انکے لئے طرح طرح کی روحانی برکتیں اور نعمتیں حاصل کیں۔

ہشتم دونوں نے اوروں کی بھلائی کے لئے محنت و دکھ اُٹھایا۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے اپنی بے غرضی اختیار کی اور لوگوں کا لعن طعن سنا۔ اور عیسیٰ مسیح نے سارے گنہگار لوگوں کے لئے دکھ اُٹھایا۔

نہم دونوں نے اس ناحق شناس اور ناشکروں سے جنکے لئے بڑے بڑے دکھ اُٹھائے احسان مندی نہ دیکھی۔ اسرائیلیوں نے اکثر موسیٰ کی بات نہ سنی اور اسکی حکومت سے ناراض ہو کر اُس سے سرکشی کرنے اور الگ ہونے پر ہوئے اور اکثر اُسکی شکایت کرتے اور کڑکڑاتے اور اپنی تکلیفوں کو جو اُن کے گناہ کے باعث تھی اُسکے قصور سے ٹھہراتے تھے اور اسی قدر یہودیوں کی مسیح کے ساتھ تھی کہ انہوں نے خونی کو اُس سے یعنے مسیح سے زیادہ عزیز رکھا اور پسند کیا۔ وہ اپنوں کے پاس آیا اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔

حاصل کلام یہہ ہے کہ اگر بنی اسرائیل نے موسیٰ کے وسیلے بہت سی نعمتیں اور برکتیں پائی تھیں تو ہم خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے جو موسیٰ سے کہیں بہتر ہے کتنی بڑی نعمتیں اور برکتیں پائینگے۔ عبرانیوں ۲-۳-۶

دوسرے بنی اسرائیل جو موسیٰ کی بات نہ ماننے سے سزائیں پاتے تھے تو عیسیٰ مسیح کی بات نہ سننے سے کتنی بڑی سزا کے لائق ٹھہرینگے۔

تیسرے موسیٰ نے بنی اسرائیل کو صرف اپنے دکھ و تکلیف سے بچایا تھا۔ سو اُسکے مرنے کے بعد پھر وہ اسی درد و دکھ میں پڑ گئے تھے پر عیسیٰ مسیح جسکو بچاتا ہے ابد تک اُسکی حفاظت اپنی آنکھ کی پتلی کی طرح کرتا ہے اور کریگا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ میں اُنہیں یعنے اپنے لوگوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ کبھی ہلاک نہ ہونگے اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ یوحنا ۱۰-۲۸

از مخزن المسیحی

دانشمند بیٹا باپ کو خوشنود کرتا ہے پر بے دانش فرزند اپنی ماں کا بار خاطر ہے۔ شرارت کے خزانے کچھ فائدہ نہیں کرتے پر صداقت موت سے نجات دیتی ہے۔ خداوند صادق کی جان کو بھوکھ سے ہلاک ہونے نہ دیگا۔ پر وہ شریروں کی اُن کی شرارت کے سبب دھکیل دیگا۔

اخبارات مُلکی و ولایتی

ہیضہ برودہ ریلوے اسٹیشن کے متصل موضع گل ورد جسکی آبادی دو سو آدمیوں کی ہے اور مدت سے غلیظ رہتا تھا ۱۴ جون کو اُس میں ہیضہ پھیلا اُسی روز ۷۔ ۵ آدمی ۱۸ گھنٹہ کے عرصہ میں فوت ہوئے اور دوسرے روز ۱۴ کو ہیضہ ہوا جنمیں سے ۱۳ مرے تیسرے روز ۲۹ مر گئے چھوتھے روز جسقدر بھاگ سکے بھاگ گئے جو ۱۸ آدمی رہ گئے تھے وے قریب المرگ تھے۔ دو سو آدمیوں میں سے ۱۷۰ آدمی مر گئے سنا ہے کہ ہیضہ ایسا سخت تھا کہ نہ قے نہ دست مگر بیس منٹ کے عرصہ میں آدمی یوں ہی تڑپ کر مر جاتا تھا۔

عیسائی صاحب اخبار و ٹنس لکھنو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمنے تمام مشن رپوٹوں سے جو ہندوستان میں چھپی ہیں معلوم کیا کہ سال گذشتہ میں ہندوستان میں پانچ ہزار آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ سال پیوستہ سے تین ہزار کم ہوئے۔

شادی فرینڈ آف انڈیا میں لکھا ہے کہ مسٹر ٹالبوز ہولر صاحب اپنے تواریخ ہند میں فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں جبتک اہل ہنود بچپن ہی میں لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں جو لڑکپن ہی سے قید میں رہتی ہیں تو اُنکی اولاد بھی طفلانہ مزاج ہوگی چنانچہ اہل ہنود جسم اور عقل کی راہ سے ملک کی حکمرانی نہیں کر سکتے ہیں اور یہہ نقص صرف تعلیم ہی سے دور نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ تعلیم پا کر مرد کی مانند بول سکتے ہیں مگر اُن کے خیالات اور اعمال طفلانہ ہیں۔ ایسپر صاحب فرینڈ آف انڈیا فرماتے ہیں کہ یہہ باتیں اہل ہنود کے لائق نہیں کیونکہ اہل ہنود کے جسمانی عقلی اخلاقی بہبودی اس بات پر منحصر ہے کہ لڑکپن میں شادی کرنیکا انسداد ہو۔

اگر اہل ہنود صاحب فرینڈ آف انڈیا کی رائے قبول کریں تو بہتر ہے۔

توپ السٹرٹیڈ لنڈن نیوز نمبر ۱۹ امرقومہ ۱۹ اپریل میں لکھا ہو کہ در نیولاشاہی سلح خانہ ولیج دارالسلطنت لنڈن میں ایک عظیم الشان توپ ایکسو تیس ٹن وزن کی (جسکی از روئے حساب ایک ہزار ۹ سو ۴۴ من ہوتی) بنائی گئی ہو +

گورنمنٹ بٹ میدان میں اسکے چلانے کا امتحان کیا گیا اول مرتبہ دو سو ستر پونڈ بارود بھری گئی (جسکی از روئے حساب تین من پندرہ سیر ہوئی) گولہ کی رفتار چودہ سو اکیانوے فٹ فی سکنڈ ہی اور ۲۲ ٹن وبا دو فی انچہ رہا اسوقت میں بڑے بڑے عالم علم توپ خانہ کے موجود تھے +

ٹونس - نعالیناتی نام کے اخبار میں ایک تحریر ٹونس کی نقل ہو کہ سینور بوٹشکا کانسل جنرل اطالیہ مع ایک جوان کے بازار میں سیر کرتے پھرتے تھے کہ ایک شخص حلوا فروش نے اُنپر تپنچہ چلایا اور گولی اُسکی کانسل کے پانوں میں لگی پھر اُسنے دوسرا تپنچہ مارا تو وہ خطا کر گیا پھر اُسنے خنجر نکال کر اُن کے ہمراہی کے منہہ پر مارا اُسمیں ایک ہجوم ہوگیا اور حلوائی تپنچہ بھر کر کھڑا ہوا پکارتا تھا کہ آج سب کافروں سے جہاد ہو اور ایک فساد عظیم کے برپا ہونیکی صورت تھی بارے پولیس کے لوگ آن پہنچے اور اُنہوں نے اُس حلوائی کو بندوق سے مارڈالا - کانسل جنرل زخمی ہوکر اسپتال کو گئے اور علاج انکا ہو رہا ہو اور اُمید ہو کہ جلد اچھے ہو جائیں - اور انکا ہمراہی بھی تندرست ہو جاویگا اور یہہ فساد اس باعث سے ہوا کہ کانسل کے نوکروں نے اُس حلوا فروش کو ایک دن گالیاں دی تھیں اور اس واقعہ کے بارے میں مختلف اقوال مشہور ہوئے ہیں +

مشن یونائیڈ پربسٹرین چرچ آف اسکاٹلنڈ نے حال میں ۱۰ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا ہو تاکہ اُسکے ذریعہ سے جاپان میں ایک نیا مشن جاری کریں +

مردم شماری شہر فلیڈلفیا ملک امریکا کی تعداد مردم شماری جو حال میں ہوئی ہو قریب ۱۰۴۴۷۰ کے ہو +

کابل - حاکم کورم نے امیر صاحب کابل کی خدمت میں درخواست دی ہو کہ یا تو وہ اُنکو قندھار وغیرہ مقامات پر بدل دیں یا کچھ مزید فوج بھیجیں کہ وہ جدران اور کوہ سین کے لوگوں کی گوشمالی کر سکے جو انہیں گذشتہ دو برسوں سے ستا رہے ہیں چنانچہ درخواست مذکور کا آخری حصہ امیر صاحب نے منظور کیا ہو +

پشاور سے خبر آئی کہ تا ہنوز درمیان افریدیوں اور سرکار کے تصفیہ نہیں ہوا اگر ہونیوالا ہو اور مشرک عنقریب جاری ہو جائیگی

جاپان - وار جیلنگ اخبار سے واضح ہوا کہ چند اشخاص جاپان سے یہاں وارد ہوئے ہیں اور گورنمنٹ جاپان نے اُنکو بدیں مراد بھیجا ہو کہ تمام اضلاع ہندوستان میں جہاں جہاں چاہ کی کاشت ہوتی ہو اُسکو غور سے دیکھیں - جس سے مراد یہہ ہو کہ جاپان میں کاشت چاہ میں ترقی کیجاوے + جاپان کے لوگوں نے جو ترقی ملکی کاروبار میں کی ہو اُنکی ایسی ایسی تدابیر سے واضح ہوتا ہو کہ اُنکے ملک کے لئے نہایت عمدہ ابتدا ہو - ہندوستان کے لوگ بھی اگر خواب غفلت سے جاگیں اور اپنے ملک کے لئے کوئی عمدہ تدبیر سوچیں تو مناسب ہو +

رپوٹ بارش - اخبار سفیر مدراس میں بروئے گزٹ آف انڈیا مرقوم ہو کہ شہر مدراس میں خفیف سی بارش ہوئی - کرنول اور ملیبار میں بارش بالکل نہیں ہوئی زراعت کو نقصان پہونچا +

بمبئی کی رپوٹ سے معلوم ہوا کہ گجرات میں برسات اچھی ہو مگر سندھ اور ستارا میں بالکل نہیں - اضلاع جنوبی میں تخم ریزی کے لئے کسانوں کو بارش کی از حد ضرورت ہو +

علاقہ راجپوتانہ جیپور اور بھرتپور میں بارش ہوئی - علاقہ بنگال میں ہوا بہت تیز و تند چلتی ہو جانب شمال وسطا و مشرق بنگال میں برسات اوسط درجہ کی ہو - علاقہ ناگپور اوڑیسہ میں پانی بکثرت نہیں بھاگلپور اور پٹنہ میں بالکل نہیں زراعت کو نقصان ہو - جہاں کہیں برسات ہوئی وہاں تخم ریزی اور ہل جوتنے کا کام شروع ہو گیا ہو - اضلاع اودھ میں برسات نہیں مگر پٹنہ - بریلی - المورہ میں بھی کافی نہیں ہو اور تمام علاقہ پنجاب خشک ہو - اسام اور علاقہ میسور اور برہما میں بارش خاطر خواہ ہوئی اور زراعت بھی عمدہ ہو +

لنڈن - جہازات مسودہ جو عرصہ سے کیٹی میں پیش تھا ۲۰ مئی کو منظور و منقول ہوا اور اُسیروز درباب سوالات ایشیا اور حالت لشکر ہند پر بڑا مباحثہ ہوتا رہا - ملکہ سہنشاہ جرمنی تا حال لنڈن میں مقیم ہیں +

ایجاد - واسطے جوڑنے لکڑی اور پتھر کے ایک مصالحہ نہایت عمدہ اور مفید ایجاد ہوا ہو - رال ۴ حصہ موم ایک حصہ بارود گھریا ۲ حصہ یہہ تینوں چیزیں خوب پکائی جاویں اور اُنسے لکڑی یا پتھر بخوبی جوڑا جاوے - چاندی کے صاف کرنے کے واسطے یہہ تدبیر نہایت عمدہ ہو نرم چمڑے کے ٹکڑے سے ملنا +

کارخانے - اب سرکار کا ارادہ ہو کہ ہر ایک پریزیڈنسیوں میں ایسے کارخانے جاری کرے جنمیں چھوٹے چھوٹے ہتھیار مثل تپنچہ وغیرہ کے بنائے جاویں - یہہ کلیں کارخانہائے لنڈن شاہی سے آوینگی اور کارتوس وغیرہ بھی یہاں سب طرح کے بنائے جاوینگے ہر ایک طرح کے نمونے اور ہر ایک طرح کے ہتھیار تیار ہونگے +

شاہ برہما نے بھی حضور ملکہ معظمہ کی دیکھا دیکھی اپنے وزرا سے استدعا کی ہو کہ ہمکو بھی شہنشاہی کا خطاب ہونا چاہئے +

شہنشاہ روس نے حکم دیا ہو کہ جسقدر ملازم فوج بحری کے ہیں اُنکو مناسب ہو کہ آئندہ سے زبان انگریزی سیکھیں اور اس میں امتحان دیں تا وقتیکہ امتحان نہ دینگے اُسوقت تک اُنکو کوئی نوکری بحری کاموں میں نہ دی جاویگی +

چین میں مفسدہ پھیلتا جاتا ہو - ملک ہوتا واقع سوچو میں

شہریوں نے بغاوت اختیار کرلی اور ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہی جسکی یہہ غرض ہی کہ ملک یونان میں بھی بغاوت پھیلاوے +

بنگالہ ـ چونکہ بنگالہ میں قزاقیاں بہت ہوتی ہیں اسلئے لفٹنٹ گورنر صاحب نے ایک سال کے لئے بیس بیس کنسٹبل اور دو دو ہیڈ کنسٹبل اُن الگاؤں میں جو گرد نواح مٹرک میٹھیا دھری کے واقع ہیں حفاظت کے لئے مقرر کر دیے ہیں ـ اس سپاہ کا خرچ ۵ ہزار روپیہ فی سال ہی ـ کلکتہ گزٹ سے واضح ہوا کہ شاہراہ رینک روٹ بردھری سے ہتھیا تک قزاقوں کا بہت زور ہی چنانچہ ابھی ایک ڈاک لُٹ گئی اور کئی آدمی قتل ہوئے

مدراس گورنمنٹ مدراس نے ایک سرکلر اس مضمون کا جاری کیا ہی کہ جو ملازم سرکار کا کسی سرکاری عدالت میں واسطے ادائے شہادت وغیرہ کے سرکاری سمن کی رو سے جاوے اُسکی تنخواہ ہرگز منہا نہ ہونی چاہئے ـ اس سرکلر کے منشا سے پنجاب کو بھی فایدہ پہونچانا مناسب ہی +

جے پور ـ تھوڑا عرصہ ہوا کہ یہاں شام کے وقت ایک سخت طوفان آیا جسکے صدمے سے صدہا درخت تناور ٹوٹ گئے بیشتر مکانوں کو صدمہ پہونچا ہو انجل کی دیوار جو بازار کی جانب تھی منہدم ہوگئی اور ایک سائبان لکڑی کا اور کر مٹرک اور بازار کی دوسری جانب جا پڑا اسقدر ہوا کی شدت تھی کہ اکثر مکانات کی چھتیں اوڑ گئیں اور چھپروں کے اوڑنے کی تو کچھ انتہا نہیں صدہا دیواریں منہدم ہوئیں اور بہت نقصان پہونچا +

عدن سے تار خبر دیتی ہی کہ اگلینا نامی جہاز جسپر ۱۸۷۵ء میں حضور شاہزادہ ڈیوک آف اڈنبرا سوار ہو کر ہندوستان میں آئے تھے دریائے نو لامبی سے ولایت کو جاتا تھا جب عدن میں پہونچا تو اس میں آگ لگ گئی +

۸ جون کو جہاز موصوف کے اندر ایک بڑا چھید کیا اور اُسمیں سے جہاز کے اندر پانی آگ بجھانیکو پہونچایا +

رنگون ۱۰ جون ۱۸۸۰ء ـ مسٹر بابر صاحب دیوان پوٹ صاحب کل کے روز یونان کو واپس جائینگے ـ اور گراس وینر صاحب کل کے روز کلکتہ کو روانہ ہونگے +

پھر خبر آئی کہ شاہ برہما نے گراس وینر صاحب کی ملاقات سے انکار کیا صاحب موصوف بھر مشن کے ہمراہ چین کو جاینگے +

شملہ ۱۰ جون کو حضور ویسراے و گورنر جنرل ہندوستان کی ملاقانونی کونسل کا اجلاس ۲۴ جون کو ہوگا ۲۰ ستمبر ۱۸۸۰ء کو کوہ شملہ پر نمایش ہوگی +

میسور آیندہ سے مہاراجہ میسور ہمیشہ بنگلور میں رہینگے سنا گیا ہی جو شاندار مکان تیار ہونگے جو اُنکے لئے پبلک ہوس بنے ہیں چھ مہینے اوٹاک و میسور میں قیام کرینگے اور چھ مہینے بنگلور میں +

دفینہ پشاور میں ایک بہت بڑا دفینہ جسمیں سکہ طلائی و نقری دو ہزار برس کے بنے ہوئے موجود ہیں برآمد ہوا ہی اُن سکوں کو صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے حضور میں وائسراے بہادر کی شملہ روانہ کیا ہی +

لودیانہ

ہم نہایت خوشی سے لکھتے ہیں کہ میجر گارڈن صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو عرصہ سے لودیانہ میں قایم مقام ڈپٹی کمشنر ہیں ہوئے مستقل ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے یہہ خوشی نہ ہمیں بلکہ تمام اہل عملہ و ساکنان لودیانہ کو ہی کیونکہ صاحب موصوف کی ہردلعزیزی و انصاف پروری و نیک نیتی جیسی مسٹر وانور محمد خانصاحب کی تقریب سے نور افشاں میں درج ہو چکی ہی عیاں ہی +

رسالہ مخزن علوم جو بجانب منشی محمد حسن صاحب و منشی ٹھاکر سنگھ مدرسان ہائی اسکول کیطرف سے شایع ہوا ہی اسکی ایک کاپی ہمارے پاس بھی پہنچی ہم اُنکا شکریہ ادا کرتے ہیں چونکہ ہفتہ گزشتہ میں گنجایش نہیں تھی اسواسطے اُسکا اشتہار درج نہیں ہوا ہفتہ آیندہ میں درج کیا جاویگا +

۱۸ جون کو قدرے قلیل بارش ہوئی اور آندھی بھی آئی +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ جون ۱۸۸۰ء

مسٹر آر ہاکنس صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے ۲۰ مئی ۱۸۸۰ء کو اُس فرلو رخصت سے لاہور میں پہونچنے کی رپوٹ کی جو انکو پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے اشتہار نمبری ۲۱۷ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۸۰ء کے ذریعے سے عطا ہوئی تھی ـ اسلئے غیر منقضی حصہ اُنکی رخصت کا منسوخ کیا گیا +

مسٹر سی آر ہاکنس صاحب ۵ جون ۱۸۸۰ء سے بطور انتظام چند روزہ قایم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہو کر ضلع سیالکوٹ میں تعینات کئے گئے +

مسٹر سی آر ہاکنس صاحب قایم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ سیالکوٹ کو ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۳۷ کے بموجب ڈپٹی کمشنر کے اختیارات تفویض ہوئے +

محمد برکت علیخان خان بہادر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور نے ۹ جون ۱۸۸۰ء کو اُس رخصت سے اپنے کام پر حاضر ہونیکی رپوٹ کی جو اُنکو بذریعہ اشتہار نمبری ۱۶۴۹ مورخہ ۔ مئی ۱۸۸۰ء پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے عطا ہوئی تھی اسلئے غیر منقضی حصہ اُنکی رخصت کا منسوخ کیا گیا +

پلسسل پنجاب گورنمنٹ گزٹ اشتہار نمبری ۷۰ مورخہ ۹ مئی ۱۸۸۰ء مسٹر جی جے رایل صاحب نے ۷ جون ۱۸۸۰ء کو قبل دو پہر مسٹر ایس لیب ٹی کلفرڈ صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ لاہور کا چارج لیا +

مسٹر جی جے رایل صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ لاہور نے ۷ جون ۱۸۸۰ء بعد دو پہر سے دو مہینے کی رعایتی رخصت حاصل کی +

نواب رب نواز خان علی زئی رئیس ڈیرہ اسمعیل خان آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا